دیباچہ

حیف صد حیف کہ یہ دل سوز بی ڈی ناظر وز متخلص بہ مضطر بحال ابتر
گزارش کرتا ہے کہ حضرت اوستاد مرحوم سے اور مجھ سے بمقتضاے حسن
اتفاق اتحاد و ربط و ضبط اس قدر بڑھا تھا کہ لوگون کو میرے تلمذ ہونے
مین بھی گفتگو تھی۔ واللہ اعلم جو کچھ کہتا ہون سچ کہتا ہون جھوٹ کی عادت
نہین حضرت مرحوم کی عنایتون کی نہایت نہین کیونکر عرض کرون کس سے
کہون کوئی مونس و غمخوار نہین کہ گوش دل سے سنے اس حادثہ ناگہانی سے
دل کو وہ اضطراب ہوا کہ یہ غیاث المضطر جسکا جواب ہوا ورنہ کہان مین اور
کہان یہ باتین۔ رونا رلانا خواب مین بھی نصیب تھا لیکن اس چرخ ستمگار
سے چارہ نہین دلِ غمزدہ کو یارا نہین لہذا امید کرتا ہون کہ یہ نوحہ دل رنج
موسوم بہ غیاث المضطر چشم بہ بین سے بچکر مقبول طبع خاص و عام ہو تو زہے
سعادت ورنہ ناکامی تو بدیہی ہے۔ **مولف**

رحمت باری سے مضطر دور کیا
ورنہ مین کیا اور مرا مقدور کیا

خاکسار
مضطر از الہ آباد۔ ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] طاقت ضبطِ فغان نہین
[illegible] ہمدم یہان نہین
کہنا پڑا کہ درد کہان ہے کہان نہین
کس کو سنائین حال کوئی مہربان نہین
اِک داغ تھا سو وہ بھی تہِ آسمان نہین

خاموش [illegible] صبر کرکے ہم
[illegible] کچھ نہ کرین قدر کرکے ہم
قابو مین دل کو لائین بصد جبر کرکے ہم
بولین نہ خاص و عام سے یہ فخر کرکے ہم
وہ دل نہین دماغ نہین وہ زبان نہین

[illegible] لایا نہ جائیگا
[illegible] اپنے وہ سب پیش آئیگا
وہ کچھ سُنے گا ہمسے جو ہم کو سنائیگا
خامہ ہمارا اسکے عجب رنگ لائیگا
گویا دہن نہین ہے کہ گویا زبان نہین

[illegible] دل عزیز تھا
[illegible] لئے ہے وہ سب بجا
مانے حریف اس کو نہ مانے تو اسکے کیا
مضطر زبانِ خلق ہے نقارۂ خدا
باقی اگرچہ ہند مین اوس کا نشان نہین

غیروں پہ ازذوقِ محبت نہ فاش ہو
دل پارہ پارہ اور جگر پاش پاش ہو
سینے میں تا نہ ناخنِ غم کی خراش ہو
تا یہ نہو نہ ذوقِ محبت تلاش ہو
بے داغ لطفِ ذوق مقرر عیاں نہیں

روزِ ازل سے جس کو مذاقِ سخن ملا
دل بھی معہ دماغ نے پئے انجمن ملا
کیا کیا نہ اوس کو زیرِ سپہرِ کہن ملا
گویا ہر زبان اوسی کو دہن ملا
خاموش اہلِ بزم ہیں گویا زبان نہیں

جو ہر سے تاگہر بسر سیمبر چڑھے
کیونکر نہ داغ دہلوی سب کی نظر چڑھے
اہل نظر پہ جوہر اہل ہنر چڑھے
آصف سا جوہری ہو تو کیونکر نہ سر چڑھے
اہلِ ہنر کیا مستحقِ قدردان نہیں

غیروں پہ حال دردِ جگر کا کہاں کھلے
اپنا دل و جگر ہو تو منہ میں زبان کھلے
ہمدرد ہوں تو چاہئے البتہ ہاں کھلے
آئینہ ہو کے صاف الم کا بیان کھلے
پردہ غبار دل کا اگر درمیان نہیں

درپردہ ہائے غم کو کہاں تک جتائیے
دل میں جو آرہا ہے وہ سب کو سنائیے
چھپ چھپ غمِ رفیق کو کس طرح کھائیے
باتیں نہ بہت حضرتِ مضطر بنائیے
قصہ نہیں فسانہ نہیں داستان نہیں

منظور یہ نہیں کہ طبیعت جتاؤ تم
قلابے آسمان و زمین کے ملاؤ تم
مضمون آفرین ہیں طبع آزماؤ تم
واعظ کی طرح پیر و جوان کو ڈراؤ تم
نوحہ گری داغ ہے حسنِ بیان نہیں

بیتابیِ دل کہتی ہے دلسے کہ کیا کرین — کس طرح اپنا حقِ محبت ادا کرین
دل مین ہے اب تو بیٹھ کے یہ آہ و بکا کرین — طوفانہا سے نالون سے اپنے اُٹھا کرین

اصرار تمکو اسمین تو اے ہمدمان نہین

آغاز ہاے نالۂ شور و فغان سُنو — بیٹھو جگر کو تھام کے دردِ نہان سُنو
یہ شور الغیاث تہِ آسمان سُنو — وہ تین نالے ہمنے کبھی پیر و جوان سُنو

تلمیذ داغ دہلوی مین نوحہ خوان نہین

چرخِ برین پہ جبکہ ظہورِ ہلال تھا — روے زمین پہ بدرِ سخن کا زوال تھا
خلقِ خدا کا اور ہی اسیمہ حال تھا سا — وہ روزِ عید تھا کہ وہ روزِ وبال تھا

قربان عید ہاے فصیح البیان نہین

جور و جفاے چرخِ ستمگار دیکھئے — اے یار و غمگسار و دل افگار دیکھئے
جو کچھ دکھائے ہمکو وہ ناچار دیکھئے — کیا تم سے کہین یار کہ لو یار دیکھئے

دیکھو جو دیکھنا ہو کہ منہ مین زبان نہین

وہ دن گئے کہ صحنِ گلستان مین عندلیب — پھر پھر کے شاخ شاخ خیابان مین عندلیب
کہتی تھی بیٹھ بیٹھ صفیران مین عندلیب — باغِ سخن مین داغ ہے بستان مین عندلیب

کہتی ہون سچ کہ بادِ فروشِ جہان نہین

بزمِ سخن مین یہ ہی فصیح البیان ہوا — ورنہ کہان سُنا تھا کہ ایسا وہان ہوا
دیکھا جو بار ہا تو یہی امتحان ہوا — دریاے فکر سب سے جُدا ہو روان ہوا

ذکرِ کلامِ داغ کہان ہے کہان نہین

سینے میں ایک دل تھا کہ تھے صد ہزار دل   کس طرح ہو نہ خلقِ خدا کا فگار دل
ماہی سے تا بماہ ہوا داغدار دل   پھر پھر بنا دکھلائے اگرچہ ہزار دل
ایسا بنا سکیگا تو اے آسمان نہیں

وہ داغ مے پرست بتایا تھا صنم پرست   کچھ تھا بلا سے اپنی مگر تھا وہ غم پرست
مشہور یہ غلط تھا وہ اہلِ کرم پرست   جو داغ مے پرست ہو کیونکر درم پرست
مانا یہ سب سہی سہی مگر اب وہ یاں نہیں

اک داغ تھا جو داغ جوانی میں دیگیا   جز داغ کچھ نہ ہمکو نشانی میں دیگیا
یہ داغ داغِ گنجِ معانی میں دیگیا   کیا کیا نہ داغ طرزِ بیانی میں دیگیا
صد حیف ہے کہ آج وہ پیرو جوان نہیں

ملکِ دکن میں دفن غریب الوطن ہوا   دلی جسے نصیب نہ گور و کفن ہوا
کیسا غضب یہ تجھ سے اے چرخِ کہن ہوا   بلبل کو نا نصیب نہ صحنِ چمن ہوا
مرنیکے بعد قبر بھی درِ گلستان نہیں

بے نام و بے نشان کا بھی اک نشان تھا   گویا یہی زبان تھا یہی اونکی جان تھا
نالان غمِ فراق سے سارا جہان تھا   اے چرخ تجھ سے کس کو بھلا یہ گمان تھا
پامال کرکے داغ کا چھوڑا نشان نہیں

دنیا سے ہاے روحِ فصیح البیان چلی   یہ کیا چلی فصاحتِ ہندوستان چلی
بزمِ جہان سے رونقِ اہلِ زبان چلی   گویا کہ جسمِ خلق سے روحِ روان چلی
جسمِ سخن میں ہاے وہ اب لطفِ جان نہیں

روشن علم مین جبکہ یہ داغِ کہن ہوا | بزمِ جہان مین مردہ چراغِ سخن ہوا
واویلا خاص و عامِ سرِ انجمن ہوا | تاریک تر نظر مین زمین و زمن ہوا

کہ آفتابِ داغ میانِ جہان نہین

اِکدن وہ تھا کہ بیٹھے تھے یارونکے درمیان | اِکدن یہ ہے کہ اُنھون نے تیرے لیے آسمان
کنجِ لحد مین یار رہے کوئی نہ پاسبان | تنہا پڑے ہوئے ہین بصد نالہ و فغان

پرسانِ حال کوئی نہین رازدان نہین

باغِ جہان سے مرغِ خوش الحان ہوا ہوئے | سنکر ہمارے نالے خدا جانے کیا ہوئے
اپنے وطن سے اپنی خوشی سب جدا ہوئے | غربت مین جاکے وہ بھی کہین مبتلا ہوئے

گل خار ہین نظر مین گلِ بوستان نہین

دلّی مین مرثیون کا یہی غمگسار تھا | اچھا تھا یا بُرا تھا مگر یادگار تھا
اے چرخِ نابکار تجھے جس سے خار تھا | وہ تو غریب آپ ہی یار زونگار یار تھا

پامال تجھ کو کرنا تھا اسے بدگمان نہین

وہ جو ازل سے دشمنِ صاحب کمال ہے | کیا کیا نہ سرنگون بدل انفعال ہے
بار الم سے اوسکا بھی اب تو یہ حال ہے | سر کیا اوٹھے کہ بوجھ سے چلنا محال ہے

پُشتِ فلک خمیدہ ہے مثلِ کمان نہین

کسطرح رنگ پان پہ گمانِ قضا نہو | دستِ حسین مین رنگ حنائی لگا نہو
درپردہ ہائے خون کسی کا کیا نہو | باطن مین خاص و عام پہ ظاہر ہوا نہو

رنگِ حنا و پان پہ گمان ہے گمان نہین

طفلی جوانی اوسکی تھی پیری شباب تھی
ہم کیا کہین طبیعتِ عالیجناب تھی
جو بات داغ کی تھی وہی لاجواب تھی
صد انتخاب مین سے کہین انتخاب تھی
طاقت زبان مین طاقتِ شرح و بیان نہین

یارون کا یار تھا کہ حریفون کا یار تھا
اوس دل پہ اس لیئے دلِ عالم نثار تھا
آئینہ انجمن کا دلِ داغدار تھا
بزمِ جہان مین صورتِ آئینہ وار تھا
آلودہ زنگ سے دلِ صافی دلان نہین

بلبل کی آرزو تھی نہ ارمان باغ کا
جلوہ دکھا رہا تھا یہ روشن دماغ کا
گلشن کھلا ہوا تھا جو گلزارِ داغ کا
سب کو گمان تھا خانۂ دل مین چراغ کا
اب ریختہ مین معنیِ روشن عیان نہین

فیضِ سخن تھا ساتھ جو اوس فیضیاب کے
کہدو جو منتظر ہین سوال و جواب کے
عالم تھا خواب کا جو گیا ساتھ خواب کے
اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے
وہ آفتاب داغ میانِ جہان نہین

بزمِ سخن مین بیٹھ عجب داغ ہوگیا
کہتے ہین ہاے عید کی شب داغ ہوگیا
اوٹھ کے چلا تو اور غضب داغ ہوگیا
دل سے نہ جاے داغ وہ اب داغ ہوگیا
کیا کیا نہ داغ از برِ اہلِ زبان نہین

بے نورِ آفتاب نہ گھر بے چراغ ہے
بے ساقی میکدہ ہے نہ بے مل ایاغ ہے
بے داغ بزمِ اہلِ سخن داغ داغ ہے
اس دورِ آسمانی مین کس کو فراغ ہے
ہے عالمِ اسباب مین باعث کہان نہین

خورشید رو کے منہ پہ جو یہ تل کا داغ ہے
کیونکر چھپے یہ صاحبِ کامل کا داغ ہے
باطن مین دیکھئے تو وہی دل کا داغ ہے
ورنہ گلون مین خون عنادل کا داغ ہے
داغِ الم داغ ہو کیونکر عیان نہین

کیا بھول گئے لوگ ابھی کل کی بات تھی
اس چرخ کینہ ور کی کوئی یہ بھی گھات تھی
رات تو نہین بات تھی کبھی بات تو نہین رات تھی
ورنہ ثبات زندگی نہ بے ثبات تھی
عمر درازِ داغِ فصیح البیان نہین

کہتے ہین آج داغ سرِ شام اوٹھ گیا
آیا جو سرِ بزم وہ ناکام اوٹھ گیا
بزمِ سخن کا دن سے سر انجام اوٹھ گیا
کہتا ہوا یہ بادلِ کہرام اوٹھ گیا
اہلِ سخن اوٹھے ہین فصیح البیان نہین

پھر پھر کے دشت ریختہ مین عمر بھر چلے
دلی ہنوز دور ہے کیا اپنا سر چلے
دیکھا تو بیخبر تھے کہ بے راہبر چلے
آئے بھٹک بھٹک کے جدھر سے ادھر چلے
داغ خضر جو راہبرِ رہروان نہین

وہ دن گئے کہ رہتے تھے ایوان مین نہان
اب دیکھتے ہین اونکو کبھی تجھکو آسمان
کٹتے تھے رات دن یونہین یارونکے درمیان
تنہا پڑے ہوئے ہین تہِ خاک وہ وہان
جز سائبان چرخ سے کوئی جہان نہین

دھوتے تھے خاک جسم جو مل مل کے رات دن
تھے جو ہزار ناز سے پل پل کے رات دن
طالب تھے خواب بستر مخمل کے رات دن
اس چرخ بدخصال نے جل جل کے رات دن
اونکو ملا کے خاک مین چھوڑا نشان نہین

وہ کون ہے کہ جس کو یہ داغِ الم نہین
ناقوس نعرہ زن ہے کہ تازہ ستم نہین
اظہارِ دردِ دل سے ہے مہرِ قلم نہین
بانگِ جرس کی نالہ و فریاد کم نہین

یہ شور الغیبات تہِ آسمان نہین

گلشن مین عندلیب نے نالہ بپا کیا
غنچون کا ہے چٹکنا کہ ماتم کی ہے صدا
سروِ چمن مین کوکوے قمری ہے جابجا
لالہ مین داغ ہے کہ ہے داغِ الم لگا

کیا مبتلاے داغِ الم بوستان نہین

شبنم برنگِ اشک نہ کیونکر ہو زمین پر
کہسار سے یہ بہکے یہ نالے ادھر ادھر
انجم پڑے فلک پہ جو روتے ہین رات بھر
روے زمین پہ بنگئے دریا ہین سربسر

کیا نوحہ گرِ داغ یہان ہین وہان نہین

دل سوز اگر سری کے بل جائے تو اچھا
چون شمع سرِ بزم پگھل جائے تو اچھا
یہ سوزِ نہان دل سے نکل جائے تو اچھا
جس دل مین نہو داغ وہ جلجائے تو اچھا

پروانے سے کیا شمع کی سرگوشیان نہین

صوفی نے جو دل صاف کیا بھی ہے تو کیا ہے
زاہد بتِ کافر سے پھرا بھی ہے تو کیا ہے
آئینہ اگر رشکِ صفا بھی ہے تو کیا ہے
بے داغِ محبت جو بچا بھی ہے تو کیا ہے

جز داغِ عشقِ رازِ نہان رازدان نہین

بلبل کو صفیرانِ چمن خوش نہین آتے
گلشن مین گل و غنچہ دہن خوش نہین آتے
غمِ دوست ہی احبابِ وطن خوش نہین آتے
سنتے ہین مگر حضرتِ من خوش نہین آتے

ہمدردِ داغِ بلبلِ نالہ کنان نہین

خاقانی ہند

گلشن مین عندلیب کی آتی صدا تو تھی
سروِ چمن کی صورتِ آہِ رسا تو تھی
کیا کیا نہ آہ صرصرِ باد صبا تو تھی
صحنِ چمن مین رات کو آہ و بکا تو تھی
کس کس کو داغ دلسے عزاداریان نہین

آئینہ دیکھ دیکھ کے حیران ہو گیا
چشمِ پُر آب ہو کے ثنا خوان ہو گیا
جوہرِ ضمیرِ داغ کا اعلان ہو گیا
اہل نظر جو کودن و نادان ہو گیا
مجھکو نصیب جوہرِ روشن دلان نہین

سرتا بپا مین دیدۂ حیران اگرچہ ہون
خاموش ہو کے صورتِ تصویر ہی کہون
بزمِ جہان مین بیٹھکے باتین سُنا کرون
آنکھون سے دیکھون اور نہ منہ سے کبھی کہون
مین آئینہ ہون پردۂ رازِ نہان نہین

شاہِ سخن سے قابلِ انعام ہی تھا
روزِ ازل سے باعثِ الہام ہی تھا
مذکورِ بزمِ صبح و شام ہی تھا
انجام شاعری کا سرانجام ہی تھا
وہ سب کلامِ داغ عیان ہے نہان نہین

جسکو نہو یہ داغ زمانے مین کون ہے
ماہی سے تا بماہ دکھانے مین کون ہے
پروانۂ دل سوز جلانے مین کون ہے
در پردہ دیکھئے تو بہانے مین کون ہے
بے داغ آفتاب سرِ آسمان نہین

روزِ ازل سے داغ کا جلوہ ضرور تھا
ورنہ یہ خاص و عام مین کیونکر حضور تھا
بزمِ سخن کا نور دلون کا ظہور تھا
روشن ضمیر گر نہین کہتے قصور تھا
دل شعلہ بفانوس صریحاً نہان نہین

یہ داغ راز عشق بقدر عیان نہو
آنکھون سے دیکھین اور نہ زبان سے بیان ہو
چون شمع داغ سوز سے جلکر دھوان نہو
پروانہ دلسوز کا اصلا گمان نہو
یہ داغ دل ہے مانع شرح بیان نہین

کیونکر نہ کرین درد سے اظہار درد دل
فرصت ہے کسے داغ الم سے یہان حائل
دل خستہ پریشان و سراسیمہ مضمحل
دیکھو جسے نالان ہے وہی شکل عنادل
اک ہم ہین پئے داغ ہوئے نوحہ خوان نہین

کیا کیا نہ داغ دل سے عزاداریان ہوئین
کس کسکی ہائے نعش پہ غمخواریان نہین
ہو ہو کے بیکنار نہ بس زاریان ہوئین
کیا کیا وفور اشک کی فوّاریان نہین
مثل حباب جو تھا صریح آسمان نہین

ہے ہے سر جنازہ وفا نوحہ خوان ہوئی
باصد نگاہ یاس سوے آسمان ہوئی
سرگرم ہائے نالہ و شور و فغان ہوئی
کہہ کہہ کے ہائے داغ وہ نالہ کنان ہوئی
احباب داغ شامل درد نہان نہین

کہتی تھی ہائے داغ جدائی لگا کے چلے
مین بھی چلونگی ساتھ مجھے چھوڑ کیا چلے
زیر کفن جو منہ کو تم اپنا چھپا کے چلے
کسکے حوالے کرکے مجھے کیون خفا چلے
ہنگامہ نعش پر تھا وفا نوحہ خوان نہین

اے کاش کیون نہ مین دل و جان سے گذر گئی
تم کیا گذر گئے کہ مین جیتی ہی مر گئی
یہ مرگ ناگہان بھی کدھر سے کدھر گئی
کمبخت کسکے سر کی بلا کسکے سر گئی
کیونکر شریک جور و جفا آسمان نہین

کیون میرے دلِ شاد کو ناشاد کر دیا
کیون مجھ کو بیجا موردِ بیداد کر دیا
کیون مجھ کو مثلِ صورتِ بہزاد کر دیا
کیون مجھ کو مرادِ داغِ الم یاد کر دیا

یہ مرگ ناگہان ہے مگر ناگہان نہین

رہتی تھی جو سے گلی مین جسے دل مین ہائے ہائے
مشکل ہی یہ مشکل ہے ہوئی مشکل مین ہائے ہائے
وہ دل ہی نہین سیکڑون منزل مین ہائے ہائے
مین کس سے کہون ہے سرِ محفل مین ہائے ہائے

پُرسانِ حال کوئی کسی کا یہان نہین

کس طرح نہ یادِ دلِ ناشاد کرون گی
کس طرح نہ اے داغ تجھے یاد کرون گی
کس طرح نہ مین شکوۂ بیداد کرون گی
کس طرح نہ مین نالہ و فریاد کرون گی

کسطرح ہوگی گرمیِ شور و فغان نہین

مین تمکو چھوڑ جاؤن کہین ہو نہین سکتا
جاؤنگی مین جاؤنگی نہین ہو نہین سکتا
تنہا ہی رہو زیرِ زمین ہو نہین سکتا
کسطرح کہون داغ حزین ہو نہین سکتا

مین قابلِ ہمدردیِ اہلِ جہان نہین

مین وہ نہین کہ تم ہو کہین اور کہین ہون مین
زیرِ فلک بھی ساتھ نہ زیرِ زمین ہون مین
مین ہون تمھارا سایہ جہان تم وہین ہون مین
مانو نہ مانو داغ مگر دلنشین ہون مین

ممکن نہین کہ تم ہو جہان ہون مین وان نہین

کہتی تھی داغ داغ بار مان و آرزو
پھر پھر کے گردِ نعش یہ کہتی تھی ہو بہو
چشمِ پُر آب ہو کے سراسیمہ چار سو
ہے ہے فلک تو مجھ کو پھرائیگا کو بکو

رہتی تھی مین جہان وہ کہین مکان نہین

دیوانہ وار لپٹی تھی ہو ہو کے ہمکنار
پوچھی خبر نہ میری کہ کیسی ہے غمگسار
کیسے پڑے ہو یار ذرا ہو تو ہوشیار
آتا نہیں ہے دل کو مرے بےجا مرے قرار

اگلی سی غمگساریاں غمخواریاں نہیں

اُلفت کا رشتہ ایسا نہیں توڑا نجائےگا
دامن تمھارا ہاتھ سے چھوڑا نجائےگا
کیون توڑتے ہو یار کہ جوڑا نجائےگا
کیون مُنہ کو موڑتے ہو کہ موڑا نجائےگا

مین ہون وفا تمھاری کچھ عمر روان نہین

جس باغ مین کہ آمد فصل بہار تھی
جس باغ مین کہ عیش و طرب کی پکار تھی
جس باغ مین کہ فصل خزان بارگار تھی
جس باغ مین کہ خرمی روزگار تھی

جس باغ مین تھا نام کو خار خزان نہین

اوس باغ پُر بہار کو ہے ہے جلا دیا
اوس باغ عیش کو گہہ ماتم بنا دیا
اوس باغ بےخزان کو زمین مین ملا دیا
جو جو نہ دیکھا آنکھون نے وہ وہ دکھا دیا

جور فلک ہے قابل شرح و بیان نہین

طفلی سے تا جوانی و پیری سے تا قضا
سنگ فلک نے شیشۂ دل چور کر دیا
گردن مین ہاتھ تھا کبھی ہاتھون مین ہاتھ تھا
مجھکو ملا کے خاک مین کہتا ہے پُر جفا ہے

پیر فلک ہون حضرت نواب خان نہین

دل سے خیال داغ ہٹایا نجائیگا
اوٹھ اوٹھ کے درد داغ بٹھایا نجائیگا
یہ نقش کا لکھا ہے مٹایا نجائیگا
مہمان دل ہے گھر سے اوٹھایا نجائیگا

مدت کا یار غار ہے کچھ مہمان نہین

جب شیر خوار تم تھے تو مین غمگسار تھی
ہمدرد تھی تمہاری کہ مین دلفگار تھی
جب نوجوان ہوئے تو مین یار تھی
کچھ تھی بلا سے ساتھ مگر جان نثار تھی
رہتی تھی ساتھ ساتھ تمہارے کہان نہین

دلی سے رامپور مین آئے بروزگار
گل بے چمن حریفون کو لگتے تھے خار خار
گذری تمام عمر تہِ چرخ نابکار
پتھر ہمیشہ اپنی جگہ پر رہے گران بار
ہے سنگِ راہ زیبِ سرِ آستان نہین

میدانِ رزم و بزم مین کیا کیا نہ سر کیا
ادنی کو اعلی اعلی کو اہلِ ہنر کیا
دیکر شکستِ فاش حریفون مین گھر کیا
نورِ نظر سے کور کو اہلِ نظر کیا
طبعِ روان ہے مانعِ حکمِ روان نہین

ذرون کو مہ داغ سے مہتاب کر دیا
مین کیا کہون کہ کیا دلِ احباب کر دیا
دریا دلی سے نالون کو تالاب کر دیا
سچ پوچھئے تو صاحبِ اسباب کر دیا
دریائے فیضِ داغ عیان ہے نہان نہین

عالم مین اجتہ وق نہ ایسا کہین ہوا
دل مین جو تھا وہ عام کے یہ دلنشین ہوا
زیرِ فلک ہوا نہ بروے زمین ہوا
ہمدحسیت یہہ ہی باعثِ صد بغض و کین ہوا
انکو ملال دل تمہین اے حاسدان نہین

مین اور داغ دل سے جدا یا جدا ہون
اہلِ وفا کہین یہی تو معنی ادا ہون
عالم مین تا کہ معنی لفظِ وفا ہون
تجھ سے کسی کے کان کبھی آشنا ہون
یہہ داغ رازِ دل ہو کسی پر عیان نہین

جو کچھ وفا کو اتھی وہ دنیا خوب کر گئی
گریہ وزاری صورت یعقوب کر گئی
نالے ہزار رنگ سے مرغوب کر گئی
رو روئے وصف حضرت محبوب کر گئی
کلک زبان مین طاقت شرح و بیان نہین

ہے ہے جو یک بیک سر تابوت غل ہوا
دریاے غم اوترنے کو آہون کا پل ہوا
صبر و قرار کا سر تو پھر سے شل ہوا
نالہ بلند اور مثال دہل ہوا
آواز پڑی کان تھی آتی جہان نہین

دیکھا تو شاعری کا عجب حال زار تھا
ہمدرد کوئی اور کوئی غمگسار تھا
ہر خاص و عام جس کے یمین و یسار تھا
القصہ جس کو دیکھا وہی دلفگار تھا
مدت کے یار غار تھے کچھ ہمرہان نہین

تابوت داغ دیکھ کے بیہوش ہو گئی
آتے ہی ہوش ہاے سر جوش ہو گئی
ہوش و حواس کھو کے ہم آغوش ہو گئی
دامن اوٹھا اوٹھا کے وہ روپوش ہو گئی
دریا رواں تھے آنکھ سے آنسو رواں نہین

کہتی تھی ہاے داغ مجھے داغ دے گئے
کس منہ سے ہاے ہاے کہون بن ملے گئے
صبر و قرار کیون مرا لے کے چلے گئے
دنیا سے مین گئی تھی کہ تم جان سے گئے
یہ پاس ربط رشتہ جسم و جان نہین

کس طرح نہ نالے بدل زار کرونگی
یہہ درد نہان بیٹھکے اظہار کرونگی
تم میری سنو یا نہ سنو یار کرونگی
نالے دل نالان سے مین ہر بار کرونگی
گو قابل ہمدردی اہل جہان نہین

اے داغ تم تو مجھ سے صریح بگڑ چلے
کس کے حوالے کر کے مجھے چھوڑ کر چلے
کیا کہہ کے گھر سے نابنے تھے کیا کہہ کے گھر چلے
مین تو مانتا تھی کہان مجھ کو دھر چلے

تھا یہہ خیال مین بھی تو وہم و گمان نہین

اچھا تمھین کہو کہ مین اب کس کے گھر رہون
اچھا تمھین کہو کہ مین اب کس کے سر پڑون
اچھا تمھین کہو کہ مین اب کس کو کر رہون
اچھا تمھین کہو کہ مین کیونکر نہ مر رہون

یہہ دورِ ششمی ہے اخیر زمان نہین

اب کون ہے جو مجھکو بلا کر بٹھائے گا
اب کون ہے جو مجھکو بنا کر بٹھائیگا
اب کون ہے جو مجھکو جتا کر بٹھائیگا
اب کون ہے جو مجھکو دکھا کر بٹھائیگا

اوروں کو ہے نصیب یہہ طرزِ بیان نہین

مین جسکو دیکھتی ہون بلاتا ہے وہ مجھے
مین جسکو دیکھتی ہون بناتا ہے وہ مجھے
مین جسکو دیکھتی ہون جتاتا ہے وہ مجھے
مین جسکو دیکھتی ہون دکھاتا ہے وہ مجھے

غمازیان ہین غیر کی غمخواریان نہین

اک تم تھے کہ مین شہرۂ آفاق ہو گئی
خلقِ خدا جو آپ سے مشتاق ہو گئی
مین طاقِ نسیان ہو کے بھی کیا طاق ہو گئی
دولت تمھاری صاحبِ اخلاق ہو گئی

کیونکہ فصیح الملک خلیق الزبان نہین

پھر کہہ ہزار تو دلِ انسان بنائیگا
صد حیف دلِ داغ کو اصلا بنائیگا
نیرنگی زمانہ سے سو رنگ لائیگا
آنکھوں کبھی دکھائے نہ کانوں سنائیگا

دل کا بنانا کھیل ہے لے آسمان نہین

روزِ روشن [illegible] ہم رولاؤنگی
بزمِ سخن مین بھول کے اصلا نہ آؤنگی
بس سرِ چادری سے سر مین بیٹھ جاؤنگی
دیکھونگی منہ کسی کا نہ مین منہ دکھاؤنگی
ملکِ سخن مین ہاے مرا قدردان نہین

بے داغ بزمِ اہلِ سخن مین یتیم ہون
غیرون کے پاس رہکے مین کیونکر مقیم ہون
مین کس کے پاس بیٹھکے جاؤن ندیم بن
مین آشنا سے داغِ سخنور قدیم ہون
کس طرح بیٹھ جاؤن وہان وہ جہان نہین

طفلی سے معلّم تھی جو مین تم ادیب تھے
حُبّ الحبیب بلکہ حبیب الرقیب تھے
روزِ ازل سے تم تو عجیب و غریب تھے
سچ کہہ رہی ہون ورنہ یہ کس کے نصیب تھے
مجھ سے ہو وصف صاحبِ اہلِ زبان نہین

مجھکو بے داغ وصفِ گلِ یاسمن نہین
مدِ نظر حق تلفیِ اہلِ سخن نہین
مین جون نسیم یاد فروشِ چمن نہین
کس طرح کہون ہاے سرِ انجمن نہین
حق دوست ہون کہ مجھکو تعصب بیان نہین

تم وہ تھے جنکو آسمان ہر سال روئیگا
تم وہ تھے جنکو عاشقِ پامال روئیگا
تم وہ تھے جنکو ابرِ بہر حال روئیگا
تم وہ تھے جنکو مضطرب احوال روئیگا
روئینگے وہ بھی سُننگے جو صاحبِ زبان نہین

اور ونکی گرچہ باعثِ ذاتِ حیات تھی
اور ونکی گرچہ بانیِ ذاتِ ثبات تھی
اور ونکی گرچہ زندگی سب بے ممات تھی
القصہ کیا کہون کہ مین جملہ صفات تھی
بے داغ مجھکو زندگیِ جاودان نہین

اور ونکو فخر تھا کہ مین صاحب کمال ہون — مجھکو تھا فخر داغ کہ مین لازوال ہون
بین خوش نصیب ہو کے نکیونکر نہال ہون — عالم مین ہون نظیر کہ فرخندہ فال ہون

یہہ فخر داغ مجھکو میری کسرِ شان نہین

دلی سے جبکہ قصد بسوئے دکن کیا — کیا کیا نہ راہ مین غمِ یادِ وطن کیا
نالہ پہ نالہ بوسرِ چرخِ کہن کیا — کیا کیا غمِ جُدائیِ اہلِ سخن کیا

کسطرح خاص و عام ہون نالہ کنان نہین

وہ دن گئے کہ طالعِ خفتہ نصیب تھے — بیدار بخت روزِ ازل سے رقیب تھے
پُرسانِ حال ہائے نہ داغ غریب تھے — یہہ دن کے منتظر تھے کہ یہہ دن قریب تھے

تھی یہہ امید تجھسے تو اے آسمان نہین

دربارِ آصفی مین رسائی ہوئی کہ بس — لطف و کرم کی کارروائی ہوئی کہ بس
کلفت دلِ حزین کی اوٹھائی ہوئی کہ بس — ایذا تمام عمر کی پائی ہوئی کہ بس

کیونکر ہو وصفِ آصفِ گردون نشان نہین

جسکا نظیرِ عالمِ فانی مین کون ہے — جسکا نظیر حسنِ بیانی مین کون ہے
جسکا نظیر گنجِ معانی مین کون ہے — جسکا نظیر رازِ نہانی مین کون ہے

وہ آصفِ گردون ہے کہ روشن دلان نہین

حاتم کا نام لیتے ہین بس نام کے لئے — وہ نام کے لئے تھا یہ ہے کام کے لئے
آغاز کے لئے وہ یہ انجام کے لئے — حاجت روائے خلقِ صبح و شام کے لئے

خلقِ خدا فتادہ سرِ آستان نہین

میری دعائے خیر پہ اب اختتام ہو
جب تک کہ دورِ چرخ برین صبح و شام ہو

جب تک کہ آسمان و زمین کو قیام ہو
جب تک کہ آفتاب سپہرِ چرخ بام ہو

ہو بندگانِ عالی سے خالی جہان نہین

تاریخ مرگِ داغِ سخنور یہ نا لکھا
پوچھا جو شاعری سے وہین ہنسنے پر طلا

چشمِ پر آب ہو کے بصد یاس یون کہا
مضطر ہین تو غیب سے آتی ہے یہ صدا

لو باغ مین وہ بلبلِ ہندوستان نہین

سنہ ۱۹۰۵ء

اعلان

چونکہ یہ نسخہ حسب ضابطہ رجسٹری ہو گیا ہے اس لئے ہر خاص و عام کی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مولف اسکے چھاپنے کا ارادہ نہ کرین اور جس نسخہ پر راقم کی انگریزی دستخط نہ ہون گے وہ مال مسروقہ سمجھا جائیگا۔